



## سوال

(42) سود کی رقم سے مسجد بنائی جاسکتی ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کارڈ سے غلام حسین پوچھتے ہیں کیا مسجد سود کی رقم سے بنائی جاسکتی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حرام مال سے مسجد بنانا بالاتفاق ممنوع و ناجائز ہے۔ کیونکہ حرام اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مسلم شریف میں مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ”ان اللہ طیب لا یقبل الا طیباً“ (مسلم مترجم ج ۳ کتاب الزکاة باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف ص ۴۳) ”اللہ پاک ہے اور پاک چیزیں قبول کرتا ہے۔“ اس طرح سودی قرض لے کر مسجد بنانا بھی ناجائز ہے کیونکہ وہ بھی حرام مال ہے۔ بعض ائمہ نے ایسی مساجد کو مسجد ضرار کی قسم سے شمار کیا ہے جیسا کہ تفسیر کشاف اور مدارک میں اس کی وضاحت ہے کہ

”کل مسجد بنی مباہاتہ اور یا اوسمۃ او لغرض سوی ابتغا وجہ اللہ او مال غیر طیب فہو لاحق مسجد الضرار“

یعنی ہر وہ مسجد جو فخر یا کاری شہرت یا اللہ کی رضامندی کی بجائے کسی اور غرض کے لئے تعمیر کی جائے یا ناپاک (حرام) مال سے بنائی جائے وہ مسجد ضرار کی طرح ہے۔ اگر کسی مسجد میں حرام کے ساتھ حلال مال بھی خرچ کیا گیا ہے تب بھی مخلوط ہونے کی وجہ سے اس کی طہارت باقی نہیں رہتی اور اصولی طور پر ”اذا اجتمع الحلال والحرام غلب الحرام“ ”جب حلال و حرام کٹھے ہو جائیں تو حرام غالب آجاتا ہے۔“ مندرجہ بالا دلائل سے یہی واضح ہوتا ہے کہ ایسی جگہیں جو حرام کمائی سے بنائی جائیں وہ مسجد کا حکم نہیں رکھتیں اور ان میں نماز صحیح نہیں ہوگی۔

هذا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

ص 142

محدث فتویٰ